1

KERALA SCHOOL KALOLSAVAM 2017 PROGRAMME COMMITTEE

چمکتی ہے آنسو....!

اجمل.... اجمل.... تو کہاں غائب ہے..... جلدی سے
ادھر آؤ...

اپنی ماں شازیہ کے آواز سن کر اجمل چونک اٹھا۔
پھر بھی غصّہ میں ہے.... میں کیا کروں..؟ اے خدا....
اجمل دل سے دل کہا اور اپنے کتابوں سے سر اٹھا کر
وہ جلدی سے ماں کے ~~ساتھ~~ پاس آیا۔

کیا بات ہے ماں...؟ وہ اپنی پیاری لہجہ سے پوچھا۔

کیا..؟ کیا بات ہے... تو ~~ایسی~~ ایسا پوچھتا ہے..؟
تو ہے نا... یہاں بہت کام ابھی باقی ہے... آؤ... یہ
برتن سب صاف کرو... مجھے آفس جانے کو دیر ہوئی ہے...
جلدی.. جلدی...

ماں کی آواز رسوائی میں گونج گئی۔ وہ اجمل کو نفرت
سے دیکھ کر اپنے کمرے کو چلتی۔

ماں کی طرف معصومی سے دیکھ کر وہ برتن کی طرف
چلا۔

آہ...! میرا خدا... ایک بڑا سانس چھوڑتے وہ برتن

صاف کرنے میں مصروف ہوئی - اس کا دل رنج والم سے پھپھکنے لگا- اس کا نم ہوئی آنکھیں آنسو موتی بنا کر گرنے کو تیار ہوئی -

آج اسکول میں امتحان ہے - ابھی سیکھنے کو باقی ہے - پھر بھی...... میں کیسے جیت کروں... ؟ رحیم کو بھی امتحان ہے - وہ اپنے کمرے میں سیکھ رہی ہے - ماں کوئی بات کو اس کو نہیں بلاتی ہے - یہ کتنا نا انصافی ہے... ہمارے درمیان کوئی فرق ہے... سبھی خدا کو معلوم ہوگا...... کیا فرق ہے خدا.....!؟

رحیم ، اجمل... میں آفس جاتی ہے - اجمل... تو برتن صاف کرنے بعد دوکان کو چلو... وہاں میز میں اس سامان کے فرست ہے. کمرے سے باہر نکل کر شازیہ اندر دیکھ کر کہا -

دوکان کو بھی.... ! اجمل کا دل تڑپ ہوئی -

ماں... ابھی دیر بہت ہوئی - دوکان چلے تو میرا دیر زیادہ ہوگا - میں پھر بھی اسکول میں لیٹ ہوگا -

اجمل کھڑکی سے باہر دیکھ کر کہا -

نہیں... نہیں... دوکان کو چلو... وہ ضرور ہے.. اتنے کہکر شازیہ اپنی گاڑی سے گئی -

غم ہوئی دل سے وہ ماں کی سفر دیکھتے رہے - اشک سے اس کا آنکھیں نظر کو دھندلا کی -

…UL KA… PROGRAMME COMMITTEE …

اجمل جلدی سے اپنے کام ~~ھم~~ پوری ہوکر اسکول کو دوڑا۔

یہاں… ابھی بھی لیٹ ہوگئی ہے… میں استانی سے کیا کہوں… وہ تڑپتے ہوئے دل سے دروازہ کے پاس رکھا۔

کیا… اجمل… ابھی بھی لیٹ ہے…؟ یہ میرا آخری وارننگ ہے۔ چلے آؤ…… استانی کے یہ بات میں وہ خوش ہوئی۔ دل تسلی سے وہ اپنا سیٹ میں بیٹھا۔ شکر خدا…

ٹن… ٹن… ٹن…

چار بجا ہوا۔ اجمل کا دل ودماغ پریشان ہوئی۔ گھر آئے تو وہاں کام کاجوں کے ایک بڑا فرست ہوگا۔ ایک پوری کیئے تو دوسرا، دوسرا سے تیسرا… اے خدا… یہ پھنس سے میں کب بچا ہوگا…؟ اس کے درمیان، ایک ہی تسلی ہے، وہ میری خدا کی سوغات، اور میری پیاری اسکول ہے… نادر، جابر… سب میرا جگری دوست ہے۔

اجو… اجو… میں بھی ہے… وہاں دکھو…
نادر کے آواز سنکر اجمل اپنے خیال سے وداع کر اس کے طرف دیکھا۔

کیا ہوا اجمل…؟ کیا ہوا… مجھے لگتا ہے کہ تو آج بہت پریشان ہے… کیا…

نہیں… کچھ نہیں نادر…

PROGRAMME COMMITTEE

کچھ بھی نہیں ... ؟ وہ غلط ہے ... امتحان مشکل ہے تھا ... ؟
اور استانی سے ....

نادر کے سبھی سوال لاجواب ہوئی۔

نادر ... کچھ نہیں ہے ... آج کا امتحان کیسا تھا ... ؟
اچھا تھا ... میں تیرا یہ حال کی چشم کو تلاش ہے - اجو ...
کہو ... ہم کے درمیان چھپنے کو کیا بات ہے ... ؟ بولو میری جگری دوست .... نادر کے بڑی پیاری سوال سے اجمل منہ کھلا -

یہاں ... میں کہوں گا ... آؤ ...
وہ کیبٹ کے ایک اور چلا -

نادر ... میری ماں ... مجھے .....
اس کو پوری کرنے کو نہیں سکا۔ الفاظ ہونٹوں پر رکھ گئی -
وہ پھپھک پھپھک کر رونے لگا۔

اجمل ... مت رو کرو ... یہ ٹھیک ہے ... مجھے اچھی سے سب جانتا ہے۔
میری ماں اس کا بارے میں سبھی دیر مجھے کہتا ہے اور یہ بھی کہوں گا کہ تو اجو کو کوئی بات میں غم نہیں کرو ...
اجو ... اجو ... سر اٹھ کر مجھے دیکھو ...

اجمل سر اٹھ کر نادر کو دیکھا - اس کا گالوں سے ایک آنسو کا برسات ہے - نادر اپنے ہاتھ سے وہ پونچھ کر کہنے لگا -

اجو ... سبھی خدا کا مقدر ہے - وہ کیا کرتا ہے وہ بہترین کرتا ہے۔

PROG... COMMI...

نادر اپنے دوست کو سہلان دی۔

لیکن... نادر... یہ بڑا مشکل ہے... زندگی بڑا نفرت ہے۔
مجھے یہ زندگی سے وداع کرنے کو بڑا ترس ہے۔ خودکشی...!!

کیا...!؟ کیا کہتا ہے اجمل! تو مسلم ہے نا...؟ تیرا خدا کیسا
معاف کروں تم سے... خدا کو ایسے لوگ سے بڑا نفرت ہے۔

ایسا ہے تو، تو تیرا مشکل، ہمارا حبیب، مدینہ
کے شہنشاہ محمّد (ص) کو یاد کر سوچ کرو... نبی (ص) سے
کتنا چھوٹا ہے تیرا مشکل... ہے نا...؟ کہو... ہے نا؟

نادر کا آواز اونچا تھا۔ اس سن کر اجمل حیرت ہوئی۔
کیا...؟ میں غلط... میں... کہتا... ہے...؟
اجمل اپنی دل سے ہی کہا۔
نادر ابھی کہنے لگا۔

تو ہے نا...؟، یہ شازیہ ماں تیرا باپ کا دوسرا بیوی ہے۔
جہیز کی بات سے تیرا باپ کو جھو تیری اصلی ماں کو
چھوڑ دی۔ وہ ابھی زندہ ہوگی۔ یہ وسیع دنیا کی کسی
طرف میں... وہ ترس ہوگی... تیرے لئے... اس لئے، میرا پیارا
اجمل بیٹا... تو، تیری امّی کا خیال رکھو... اس کے لئے
زندہ کرو...

اتنے میں سن کر اجمل درد اور غم بھری دل سے پھپھک پھپھک کر
نادر کے کو گلے لگایا۔

مجھے ... مجھ سے معاف دو... نادر...

اجمل رونے لگا۔

مجھ سے نہیں... خدا سے پوچھو... وہ رحیم ہے رحمان ہے۔
ہم سب کے ٹھکانا وہ ہے۔ وہ معاف دوگا۔

اجو... دیر بہت ہوئی... گھر چلو... خوش کرو... خدا سبھی
دیر ہمارا پاس ہے... چلو...

پرندے اپنے اپنے گھونسلے کو چہچہاہٹ سے آ رہی ہے۔ اپنے
بچے کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہے۔ آسمان کے آغوش میں
سورج کے فراق ہے۔ شب کی آہٹ میں سب خاموش ہوئی ہے۔
غم بھری دل سے اجمل گھر پہنچا۔

میر خدا... مجھے معاف دو... میں جاتا ہے کسی اور کو... میری ماں
کو تلاش کر۔ اجمل چلنے لگا... چلتے اور دوڑتے وہ کسی
ایک شہر میں آ گئی۔ بھوک رہی ہے... پیاس بھی ہے...
واہ! وہاں ایک ہوٹل ہے... اس سے...

چاچا... چاچا... مجھے بہت بھوک ہے... اجمل اپنی معصومی
دل سے ہوٹل میں کام کرنے والا ایک آدمی کو سے کہا۔

بھوک ہے تو کھانا کھاؤ... پیسہ ہے کیا...؟
وہ اجمل کو نفرت سے دیکھ کر کہا۔

نہیں... وہ اپنی دھیمی آواز سے کہا۔
پیسہ نہیں تو کھانا بھی نہیں.....

یہ سن کر وہ غمی سے چلا۔

یہ دنیا کتنا نفرت کی ہے۔ کوئی دوسرے کو سہارا کرنے کو نہیں تیار ہے۔ سب اپنی اپنی ~~میں~~ خوشی میں ہے....
اے خدا... کیوں یہ دنیا میں محبت کے شعلہ بے نور ہوئی؟
یہ انسان آسمان کے اونچا اور ~~سے~~ ساگر کی گہری تک بھی پہنچا۔ لیکن.... انسانیت میں نہیں پہنچا... یہ کتنا افسوس کی بات ہے... کاش!

بیٹا... تو یہاں کیسا رکھتا ہے۔ یہ شب کی اندھیرے میں... کسی ایک پیاری لہجے کی آواز سن کر اجمل اپنے خیال سے اٹھا۔

اس کو لگا کہ یہ دنیا میں ابھی ~~بھی~~ پیار کی ٹکڑا باقی ہے۔ اس کا معصوم دل بڑھکر ~~ہلو~~ جابر اجمل کے ہاتھ پکڑا۔ وہ وہاں کے ایک دوکاندار تھا۔

کیا ہوا... بیٹا...؟

مجھے... مجھے کوئی کھانا نہیں ہے چاچا... مجھے بہت بھوک بھی ہے...

آؤ... میری گھر کو... وہاں میری پیاری زہرہ ہے۔ آؤ...

وہ زہرہ آپ کی بیٹی ہے نا...؟

نہیں... میری بیوی.... وہ ایک ~~بیجہ~~ بچہ کو بڑا ترس ہے۔ ہمارا شادی سے آج دو سال ہوئی۔ لیکن... ہمارے گلشن میں

ابھی ایک پھول بھی نہیں کھلا۔

وہ بات کرتے کہتے جابر کے گھر آکے پہنچی۔

زہرہ.... ہم کو آج ایک مہمان ہے... اندر دیکھ کر جابر اپنی بیوی کو پکارا کی۔

ہاں... میں آئی ہے... یہ کہکر زہرہ دروازہ کھول دی۔

اپنے شوہر کا ساتھ کے لڑکے کو دیکھ کر وہ حیرت ہوئی۔

وہ دوڑ آکر اس کو گلے لگایا۔

بیٹا... میرا بیٹا.... گلے لگا کر وہ رونے لگا۔ وہ ماں کی دل رونے لگی۔ آنسو نکل کر آنکھیں دھندلا ہوئی۔

یہ سب دیکھ کر جابر حیرت سے رکھا۔

اس کو لگا کہ یہ ہوگا اجمل... زہرہ سبھی دیر اس لڑکے کے بارے میں غمگین تھا۔ اس کا پہلی شادی کا پھول.... اس شوہر جہیز کے نام سے اس کو چھوڑا۔ اب وہ میرا شہزادی ہوئی... ہوگا۔ یہ اجمل ہوگا...

میری اجو... اپنی آنکھ اٹھ کر ~~وہ~~ زہرہ اجمل کو دیکھا۔

اس نظر سے بھی اجمل کو سبھی سمجھ آئی۔ یہ اصلی ماں کی نظر....

ماں... میری ماں.... اجمل اپنی ماں کو سمجھ کر گلے لگایا۔

شکر... شکر، شکر خدا... اس کا دل خدا سے شکر ادا کرتے

HOOL A
PROGRAMME
COMMITTEE

کہنے لگا۔

اجمل کو بھی ملا... پیار کی خزانہ...

کچھ دن کے بعد۔

آج اجمل پانچویں میں پڑھنے کو شروع ہے۔ یہ نئی اسکول میں ہوتے ~~وقت~~ دیر بھی نادر کے یاد آنے لگی۔

ماں... مجھے نادر کو دیکھنا بہت ترس ہے۔ ہم جائے گا...

ہاں.. ضرور ہے...

ماں کی جواب سے وہ خوش ہوئی۔

وہ ایک جنوری کے سرد صبح تھا۔ جابر، زہرہ، اجمل سفر رہی ہے۔ نادر کو دیکھنے کو....

آہ...! زہرہ... وہاں دیکھو.... ایک نوجوان کسی حادثہ سے....

جابر کے اشارہ کی طرف دیکھتے وقت وہ حیرت ہوئی۔ ایک نوجوان خون سے بھری....

آہ... جلدی سے اس کو اسپتال چلو...

ہاں.....ہاں...

وہ اسپتال میں پہنچی۔

ڈاکٹر... یہ ~~بچے~~ نوجوان کو کتنے دیر آرام ضرور ہے؟

جابر پوچھا۔

ڈاکٹر کہا۔

تین یا چار دن ...

ہاں ... زہرہ ہم کو یہاں رکھنا ہے ... یہ نوجوان کے رشتہ دار ابھی نہیں آئے ...

ہاں .. بلکل میں تیار ہے ...

~~دوسرا دن~~ ۔ زہرہ اور اجمل کمرے میں آکر اس نوجوان کو دیکھا۔

دونوں چونک اٹھے۔

کیا ... ! ماں ... یہ میرا رحیم ہے ... ہاں ماں ... میری رحیم ~~ہاں~~ ... ~~بیٹا~~ ۔ حیرت سے زہرہ سے کہا۔

کیا ہوا زہرہ ...؟ جابر پوچھا۔

دیکھو ... یہ رحیم ہے میرا شازیہ ماں کا ... اکیلا بیٹا ..

اجمل کے جواب سے دونوں چونک اٹھے۔

اتنے میں گلی سے ایک گیت سننے لگا۔

تو ہندو بنے گا نہ مسلمان بنے گا
انسان کی اولاد ہے انسان بنے گا

واہ ! کتنا خوب مطلب کی گیت .. کون دیتا ہے یہ خوب پیغام .. یہ ضرور ہے یہ دنیا کو ...

PROGRA
COMM

جابر... یہ نوجوان کا رشتہ دار آ گئی ہے۔ ڈاکٹر کہا۔۔

کیا....؟ شازیہ ماں اور...

اجمل حیرت ہوئی۔ اتنے دیر میں بھی جو دروازہ کھول گئی۔

اے خدا..... دروازہ کھول کر شازیہ نے حیرت ہوئی۔
آنسو بھری آنکھوں میں حیرت کے شاندار ہوئی۔

وہ اپنے شوہر کے ساتھ زہرہ کے اور اجمل کے ساتھ دوڑ آ گئی۔

زہرہ... مجھے... مجھے معاف دو.. زہرہ...
وہ پھپھک پھپھک رونے لگی۔ زہرہ شازیہ کو گلے لگایا۔
کوئی بات نہیں... خوش کرو... زہرہ تسلی کرنے لگا۔
آپا سے مجھے کوئی نفرت نہیں ہے۔ میں خدا سے یہ لمحہ کے لئے کتنی بار مانگتا تھا۔ تھا یہاں... میرا خدا... میرا دعاء کو جواب دی... شکر... شکر خدا...

چارپائی میں لیٹتے ہوئے رحیم کی آنکھیں بھی کھل گئی۔ اس کا ہونٹوں سے بھی یہ اٹھنا لگا کہ معاف دو.... مجھے بھی... معاف.....

یہ سب دیکھ کر دروازہ کے ساتھ کھڑے اجمل کی آنکھیں خوشی کی آنسو ہو سے برسات ہوئی۔ خدا... میں تیرا شکر کیسا ادا کروں؟ شکر... شکر.... شکر خدا.....